بیماری سے قبر تک

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ [آل عمران:185]

حدیث نبوی ہے کہ :

أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ

لذتوں کو توڑ دینے والی [موت] کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

[ترمذی، نسائی] [صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱۲۱۰]

قریب المرگ شخص کے متعلق احکام

ا۔لفظ "جنائز: جنازہ کی جمع ہے جیم کے کسرہ کے ساتھ اس سے مراد میت ہے اور بعض نے جیم کے فتحہ کے ساتھ بھی یہی مراد لیا ہے یا کسرہ کے ساتھ میت اور فتحہ کے ساتھ وہ چار پای مراد ہے جس پر میت پڑی ہو۔علاوہ ازیں ایک قول اس کے بر عکس بھی ہے یعنی کسرہ کے وہ چار پای مراد ہے جس پر میت پڑی ہو لفظ جنائز باب جنزیجنز (ضرب) سے مشتق ہے جس کا معنی "چھپانا" مستعمل ہے امام نووی اور حافظ ابن حجر نے لفظ جنائز میں جیم صرف فتحہ کو ثابت کیا ہے۔

(القاموس المحیط (ص/۴۵۶) نیل الاوطار (۶۶۰/۲) شرح مسلم للنووی (۴۸۹/۳) فتح الباری (۴۴۳/۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خَمْسٌ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ : رَدُّ التَّحِيَّةِ ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَشُهُودُ الْجِنَازَةِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ.

"مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا (عیادۃ المریض) مریض کی عیادت کرنا "جنازے میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، جسے چھینک آئے اسے "یرحمک اللہ" کہنا۔

(بخاری:۱۲۴۰)

حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ

بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

[بخاری (۷۱۷۳) کتاب الاحکام : باب اجابۃ الحاکم الدعوۃ، ابو داود (۳۱۰۵) احمد (۳۹۴/۳)]

حضرت سعد بن معاذؓ غزوہ احزاب کے روز زخمی ہوئے

فَضَرَبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد میں لگوادیا تاکہ قریب سے انکی عیادت کرسکیں۔

[صحیح: صحیح ابوداود (۲۶۵۸) کتاب الجنائز: باب فی العیادۃ مرار، ابوداود (۳۱۰۱)]

حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(إنّ المُسْلِمَ إذا عادَ أخاهُ المُسْلمَ لم يَزَلْ في مَخْرَفَةِ الجَنّةِ حتى يَرْجِعَ)

بلاشبہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپسی تک جنت کے باغیچہ میں رہتا ہے۔
" صحیح". [احمد، مسلم، ترمذی] عن ثوبان رضی اللہ عنہ. مختصر مسلم 1464.

مریض کی عیادت کا اجر وثواب

عن عليّ – رضي الله عنه – قال : سَمِعْتُ رسول الله – صلى الله عليه وسلم – يَقُولُ : « مَا مِنْ مُسْلِم يَعُودُ مُسْلِماً غُدْوة إلا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِي ، وَإنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إلا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبحَ ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ »

حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان عیادت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کے پاس بیٹھتا ہے اگر وہ صبح کو عیادت کرے تو شام تک سرت ہزار فرشتے س کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اسکے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔
[ترمذی] [صحیح الجامع الصغیر: ۵۷۶۷، صحیح]

عیادت کے وقت مریض کو دعا دینا

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کے لئے آئے تو کہئے

اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ

اے اللہ تیرے بندے کو شفا دے کہ وہ تیرے لئے دشمن کو زخمی کرے یا تیری خاطر جنازے میں چل کر جائے۔
ایک روایت میں ہے:

أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى صَلاَةٍ

یا تیرے لئے کسی نماز کی ادائیگی کے لئے جائے۔
[ابوداؤد، احمد] [السلسلۃ الصحیحۃ: ۱۳۰۴، صحیح]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلاَّ عَافَاهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ

جو کسی ایسے مریض کی عیادت کے وقت کہے کہ جس کی موت کا وقت نہیں آیا تھا

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ

میں عرش عظیم کے مالک بزرگ و برتر رب سے تیری شفا کا سوال کرتا ہوں۔
تو اللہ اسے شفا دے دیتا ہے۔ [ابوداؤد، ترمذی] [صحیح الجامع الصغیر: ۵۷۶۶، صحیح]
ایک مختصر دعا:
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول ﷺ کی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو کہتے:

لا بأس طهور إن شاء الله

کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یقینا شفا ملے گی۔
[بخاری: ۳۳۴۷]

قریب المرگ شخص کو کلمہ شہادت کی تلقین کرنا

حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

« لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ »

قریب المرگ شخص کو " لا إله إلا الله " کی تلقین کرو
مسلم (3 / 37).

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « مَنْ كَانَ آخِرُ كَلاَمِهِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ ».

حضرت معاذ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری کلام { لا إله إلا الله } وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ابو داود (3116) والحاکم (1 / 351) [صحیح، صحیح الجامع: ۶۴۷۹]

میت کو قبلہ رخ کرنا اور وفات کے بعد اسکی آنکھیں بند کرنا

قریب المرگ شخص کو قبلہ رخ کرنا تاکہ اسی حالت میں اسکی وفات ہو کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہی ہے۔
{علامہ البانی} غالبا یہی وجہ ہے کہ اس عمل کو بدعات میں شمار کیا ہے
البتہ جو لوگ قبلہ رخ کرنے کے قائل ہیں وہ مندرجہ ذیل احادیث سے استدلال کرتے ہیں

إِنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ فَقَالَ :« هُنَّ تِسْعٌ الشِّرْكُ إِشْرَاكٌ بِاللَّهِ ، وَقَتْلُ نَفْسٍ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ ، وَفِرَارٌ يَوْمَ الزَّحْفِ ، وَأَكَلُ مَالُ الْيَتِيمِ ، وَأَكْلُ الرِّبَا ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ ، وَاسْتِحْلاَلُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا

ایک شخص نے آپ سے سوال کیا اے اللہ کے رسول کبیرہ گناہ کیا ہیں آپ نے فرمایا وہ نو ہیں "اللہ کے ساتھ شرک، اور جادو، ناحق کسی جان کا قتل، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا، پاک دامنہ عورتوں پر تہمت لگانا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور بیت الحرام کو حلال سمجھنا، حالانکہ وہ تو زندہ اور مردہ حالت میں تمہارا قبلہ ہے۔
البخاری (2 / 193، 4 / 67،313) ومسلم (1 / 64)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى أَبِى سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ « إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ

ام سلمہ رضی اللہ عنھا کہتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ابو سلمہ کے جنازہ کے پاس آئے اور انکی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اللہ کے رسول نے اسے بند کر دیا اور کہا جب روح قبض کرلی جاتی ہے تو نگاہ اسکا پیچھا کرتی ہے۔

مسلم (634/2، رقم 920)

میت کے دفن میں جلدی کرنا الا کہ اس کے زندہ ہونے کی وجہ سے تاخیر کی جائے

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْه عَن النَّبي [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] قَالَ : " أَسْرِعُوا بالجنازة ، فَإِن تَكُ صَالِحَة فَخير تقدموها عَلَيْهِ ، وَإِن تَكُ غير ذَلِك فشر تضعونه عَن رِقَابكُمْ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازے کے ساتھ { تجہیز و تکفین میں } جلدی کروا گر وہ نیک ہوگا تو تم اسکو بھلائی پر پیش کر رہے ہو اور اگر ایسا { نیک } نہی ہوگا تو تم برائی کو اپنے کندھے سے اتار رہے ہو۔

صحیح البخاری: 23 کتاب الجنازۃ: 52 باب السرعۃ بالجنازۃ

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أَوْصَى فَقَالَ : إِذَا انْطَلَقْتُمْ بِجَنَازَتِي فَأَسْرِعُوا بِي الْمَشْيَ

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ جب تم میرا جنازہ لیکر جاوگے تو مجھے جلدی لے جانا

اِحمد (397/4) والبیہقی (395/3) احکام الجنائز للالبانی، حسن

میت کا قرض ادا کرنا اسے کسی کپڑے سے ڈھانپنا اور اسکا بوسہ لینا

عَن أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدِينِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح قرض کے ساتھ اس وقت تک معلق رہتی ہے جب تک کہ اسے ادا نہیں کر دیا جاتا۔

رواہ احمد (440/2 و475 و508)، والترمذی (1078) [صحیح الجامع الصغیر: ٦٧٨٠، صحیح]

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- :« قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّاهَا اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَهَا يُرِيدُ إِتْلاَفَهَا أَتْلَفَهَا اللَّهُ »

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے لوگوں سے ادا کر دینے کے ارادے سے مال لیا { پھر کسی وجہ سے زندگی میں ادا نا کر سکا } تو اللہ تعالی اس کی طرف سے ادا فرمائیں گے۔ اور جس لوگوں سے ہلاک کر لینے کی نیت سے مال لیا تو اللہ تعالی بھی اسے ہلاک کر دیں گے۔

صحیح. رواہ البخاری (2387)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم حينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ

جب نبی ﷺ فوت ہوئے تو انھیں دھاری دار چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔

[البخاری فی: 77 کتاب اللباس: 18]

عن عائشة أن أبا بكر قبل النبي صلى الله عليه و سلم بعد موته

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا فرماتی بے شک ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا۔

[بخاری {۴۴۵۵}]

مریض کو چاھئے کہ اپنے رب سے اچھا گمان رکھے اور اس کی طرف رجوع کرئے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ -صلى الله عليه وسلم- قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلاَثٍ يَقُولُ « لاَ يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلاَّ وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ »

حضرت جابر رضی اللہ تعالی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر گز کوئی فوت نا ہو مگر صرف اس حال میں کہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔

[مسلم: ۷۴۱۰]

مندرجہ ذیل آیات اس مسئلے میں کافی ہیں:

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ {النور: ۳۱}

اے مومنو: تم سب اکٹھے اللہ تعالی کی طرف رجوع کرو تاکہ تم فلاح پاجاو۔

وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ

اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اسکی طرف رجوع کرو وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان {زندگی} دے گا، اور زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا اور اگر تم اعراض کرتے رہو تو مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ {ھود: ۳}

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو قریب ہے تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جس دن اللہ تعالی نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوانہ کرے گا انکا نور انکے سامنے اور انکے دائیں دوڑ رہا ہو گا یہ دعائیں کرتے ہوں گے کہ اے رب ہمیں کامل نور عطاء فرما اور ہمیں بخش دے یقینا تو ہر چیز ہر قادر ہے۔ {التحریم: ۸}

موت سے پہلے اپنی تمام تر ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: " مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ مِنْ أَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ مَالِهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ حِينَ لَا يَكُونُ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَإِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِلَّا أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَتْ عَلَيْهِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا کسی طریقے {سے بھی ظلم کیا ہو} تو اسے آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرالے کہ جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم بلکہ اگر اسکا کوئی نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کے بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل نہی ہو گا تو اس کے ساتھی {مظلوم} کی برائی اس پر ڈال دی جائیگی۔

[بخاری {۲۴۴۹} کتاب المظالم والغضب : باب من کانت لہ مظلمۃ عند الرجل۔۔]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ مَالٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ لَيْسَتْ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةً عِنْدَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بھی مسلمان کے لئے جس کے پاس قابل وصیت کوئی مال ہو درست نہیں کہ دو راتیں بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کئے بغیر گزارے۔

[ابوداود: ۲۸۶۴، صحیح ابوداود: ۲۴۸۸]

وصیت ثلث مال سے زائد میں نہ ہو

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةُ الَّتِي تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ

سعد بن وقاص سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے آئے اور اس وقت میں مکہ میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند کرتے تھے کہ میری وفات اس جگہ ہو جہاں سے میں نے ہجرت کی آپ نے فرمایا کہ اللہ ابن عفراء پر رحم کرے حضرت سعد نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں اپنے پورے مال کی وصیت کر دوں آپ نے کہا نہی میں نے کہا آدھے کی آپ نے کہا نہی میں نے کہا تہائی کی تو آپ نے کہا تہائی بھی زیادہ ہے بے شک تو اپنے ورثہ کو مالدار چھوڑ کر جا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس کہ تو انہیں مجبور اور بے بس چھوڑ کر جا اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو وہ تمہارے لئے صدقہ ہوتا ہے یہاںتکہ وہ لقمہ بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔

[صحیح البخاری: ۲۷۴۲]

ورثاء کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فلا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول کو فرماتے ہوئے سن بے شک اللہ تعالی نے ہر حق والے کو اسکا حق عطاء کر دیا ہے لہٰذا کسی وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

[ابو داود (2870) صحیح ابوداود: ۲۴۹۴]

موت کی آرزو کرنا جائز ہے

عن أنس رضي اللّه عنه قال: قال النبيُّ صلى اللّه عليه وسلم : " لا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ المَوْتَ مِنْ ضُرٍّ

أصَابَهُ، فإنْ كانَ لا بُدَّ فاعِلاً فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ أحْيِني ما كانَتِ الحَياةُ خَيْراً لي، وَتَوَفَّني إذَا كَانَتِ الوَفاةُ خَيْراً لِي "

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی کسی درپیش مصیبت وتکلیف کے سبب ہر گز موت کی تمنانہ کرے اور اگر ضروری تمنا کرنا چاہتا ہو تو اس طرح کہ لے

اللَّهُمَّ أحْيِني ما كانَتِ الحَياةُ خَيْراً لي، وتَوَفَّني إذَا كَانَتِ الوَفاةُ خَيْراً لِي

اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کر دینا جب میرے لئے وفات بہتر ہو گی۔
صحیح البخاری(4 / 48،196)

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ، وَهُوَ يَشْتَكِي، فَتَمَنَّى الْمَوْتَ، فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ، لاَ تَتَمَنَّ الْمَوْتَ، إِنْ كُنْتَ مُحْسِنًا تَزْدَادُ إِحْسَانًا إِلَى إِحْسَانِكَ، خَيْرٌ لَكَ، وَإِنْ كُنْتَ مُسِيئًا فَإِنْ تُؤَخَّرْ تَسْتَعْتِبْ خَيْرٌ لَكَ، فَلاَ تَتَمَنَّ الْمَوْتَ

ام فضل روایت کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ حضرت عباس پر داخل ہوئے اس حال میں کہ وہ بیمار تھے اور موت کی تمنا کر رہے تھے تو آپ نے کہا اے رسول کے چچا عباس موت کی تمنامت کیجئے کیونکہ اگر آپ نیک ہیں تو آپ اپنی نیکیوں میں اضافہ کریں گے یہ آپ کے لئے بہتر ہے اور اگر آپ گناہگار ہیں تو آپ اپنی گناہوں سے تائب ہو سکتے ہیں یہ بھی آپ کے لئے بہتر ہے لہٰذا آپ ہر گز موت کی تمنانہ کریں۔
مستدرک الحاکم(1 / 339) صحیح الترغیب والترھیب للالبانی:۳۳۶۸

قریب المرگ کافر کے پاس دعوت اسلام لے جانا

عن أنس رضي اللّه عنه قال : كان غلامٌ يهوديٌّ يخدُم النبيَّ صلى اللّه عليه وسلم فمرضَ، فأتاه النبيُّ صلى اللّه عليه وسلم يعودُه، فقعدَ عند رأسه، فقال له : أسْلِمْ " فنظر إلى أبيه وهو عنده، فقال : أطعْ أبا القاسم، فأسلم، فخرجَ النبيُّ صلى اللّه عليه وسلم وهو يقول : الحَمدُ لِلَّهِ الَّذي أنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ "

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں ایک یہودی بچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا پس جب وہ بیمار ہوا تو نبی کریم ﷺ اس کے پاس اسکی عیادت کے لئے آئے اور اسکے سر کے پاس بیٹھے اور اس بچے سے کہا "تو اسلام قبول کرلے "تو بچے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پس تھا تو اس کے باپ نے کہا ابو القاسم کی بات قبول کرلے "اور وہ مسلمان ہو گیا "آپ ﷺ نکلے اور یہ کہ رہے تھے "تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لئے ہیں جس نے اسے آگ سے بچالیا۔
صحیح البخاری 118/2 (1356) .

میت کے اقرباء پر لازم ہے کہ صبر کریں

ارشاد باری تعالی:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے، اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے جنہیں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں "إِنَّالِلّٰهِ وَإِنَّاإِلَيْهِ رَاجِعُونَ" ہم تو خود اللہ تعالی کی ملکیت ہیں اور ہم اسکی طرف پلٹ کر آنے والے ہیں۔[البقرہ : 156،155]

عن أنس رضي اللّه عنه قال : مرّ النبيُّ صلى اللّه عليه وسلم بامرأة تبكي عند قبر فقال : " اتَّقي اللَّهَ وَاصْبِرِي "

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک ایسی عورت کے پاس ہوا جو قبر کے پاس بیٹھ کر رو رہی تھی تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔
(البخاری(1283)

میت کے چہرے سے کپڑا ہٹانا

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي

حضرت جابر سے مروی ہے کہ جب میرے والد قتل کر دیئے گئے تو میں انکے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا اس وقت میں رو رہا تھا لوگوں نے مجھے روکا لیکن نبی کریم ﷺ مجھے نہیں روک رہے تھے۔
مُتّفق عَلَیہِ [146/ا].

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِهِ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ پر داخل ہوئے اور آپکو دھاری دار چادر سے ڈھانپ دیا گیا تھا تو انہوں نے آپ ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا پھر اس پر جھکے اور اسکا بوسہ لیا۔
صحیح البخاری (418/1، رقم 1184)

حسن خاتمہ کی علامات

{ا} وفات کے وقت کلمہ شہادت پڑھنا

عن معاذ بن جبل رضي اللّه عنه قال : قال رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم : " مَنْ كَان آخِرَ كَلامِهِ لا إِلهَ إِلاّ اللّهُ دَخَلَ الجَنَّةَ "

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کا آخری کلام "لاإِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ" ہو گا جنت میں داخل ہو گا۔
[رواہ ابو داود]. ص 163 حسن. ابو داود (3116) والحاکم (1 / 351)

{۲} وفات کے وقت پیشانی پر پسینہ نمودار ہونا

عَن بُرَيْدَةَ ، عَن النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " الْمُؤمن يَمُوت بعرق الجبين "

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مومن کی موت پیشانی کے پسینے کے ساتھ ہوتی ہے

[الترمذی(310/3، رقم 982) صحیح الجامع الصغیر:٦٦٦٦]

{٣}جمعہ کی رات یا دن میں فوت ہونا

عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال : قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم-: «ما مِنْ مُسْلم يموتُ يومَ الجمعةِ ،أو لَيْلَة الجُمُعَةِ إلاّ وقاهُ الله فِتْنَةَ القَبْرِ»

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو بھی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو فوت ہوگا اللہ تعالی اسے قبر کے فتنے سے بچالیں گے۔

[الترمذی(386/3، رقم 1074) صحیح الترغیب والترھیب ٣٥٦٢، حسن لغیرہ]

{٤} میدان قتال میں شہادت کی موت حاصل کرنا

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

اور اللہ تعالی کی راہ میں قتل ہونے والوں کو مردہ گمان مت کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جارہا ہے۔
(آل عمران:169)

{٥} فی سبیل اللہ غزوہ جاتے ہوئے طبعی موت سے وفات پاجانا

ارشاد باری تعالی:

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے موت نے آلیا تو بھی یقینا اس کا اجر اللہ تعالی کے ذمے ثابت ہو گیا۔ (النساء:100)

{٦} طاعون کے مرض سے موت آنا

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا طاعون ہر مومن کے لئے شہادت ہے۔

[اِخرجہ البخاری فی: 56 کتاب الجہاد والسیر: 30 باب الشادۃ سبع سوی القتل]

{٧} سل کی بیماری سے موت آنا

قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم – (السِّلُّ شهادةٌ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا سل {ٹی بی کا مرض} کے باعث موت آنا شہادت ہے۔

[صحیح،اِحمد والطبرانی.] [احکام الجنائز: ص ٥٥] صحیح الجامع الصغیر:٣٦٩١]

{۹} اپنی جان، مال، دین، اہل و عیال اور عزت کی دفاع میں موت آنا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ :« مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ».

سعید بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کر دیا گیا شہید ہے جو اپنے اہل و عیال کے دفاع میں قتل کر دیا گیا شہید، جو اپنی جان بچاتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے،

[صحیح البخاری: 46 کتاب المظالم: 33 باب من قاتل دون مالہ]

{۱۰} پہرے کی حالت میں موت آنا

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ يَقُولُ : « رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ ، وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ ، وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ »

سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ایک دن اور ایک رات پہرہ دینا ایک ماہ کے روزے اور اور اسکے قیام سے بہتر ہے اور وہ شخص اسی حالت میں فوت ہو جائے تو اسکا وہ عمل جسے وہ کیا کرتا تھا اس پر جاری ہو جاتا ہے اور اسکا رزق بھی اس کے لئے جاری کر دیا جاتا ہے اور دو فتنے میں ڈالنے والے {منکر نکیر} سے بھی محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

مسلم (1520/3، رقم 1913)

{۱۱} لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ: مُرّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ نَبِيّ اللّهِ صلى الله عليه وسلم: "وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ" وَمُرّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرّا. فَقَالَ: نَبِيّ اللّهِ صلى الله عليه وسلم: "وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ". قَالَ عُمَرُ: فِدَى لَكَ أَبِي وأُمّي! مُرّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتُ: وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ. ومُرّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرّا فَقُلْتُ: وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وسلم: "مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنّةُ. وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرّا وَجَبَتْ لَهُ النّارُ

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اسکی تعریف کی اس پر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا {وَجَبَتْ} واجب ہو گئی اسی طرح پھر ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اسکی برائی بیان کی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا {وَجَبَتْ} واجب ہو گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے اسکے لئے جنت واجب ہو گئی ہے اور جسکی تم نے بری تعریف کی ہے اس کے لئے آگ واجب ہو گئی۔

مسلم (949)